

قضا نمازوں میں تاخیر کرنے سے گناہ ہوگا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی شخص کی قضا نمازیں ہوں اور ابھی ادا نہ کی ہوں تو کیا ان قضا کا ہر وقت گناہ ہوتا رہتا ہے؟ اگر وہ فارغ ٹائم میں قضا نمازیں نہ پڑھے، بلکہ صرف فرض نماز کی سنت غیر مؤکدہ اور نوافل چھوڑ کر ہر نماز کے ساتھ فقط ایک قضا نماز پڑھے تو کیا گنہگار ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

آدمی کے ذمے قضا نمازوں کو جلد سے جلد پڑھنا واجب ہوتا ہے، اور بغیر کسی شرعی عذر کے قضا نمازوں میں تاخیر کرنا ہرگز جائز نہیں ہوتا۔ جس کے ذمے قضا نمازیں ہوں اس پر لازم ہے کہ جب کبھی فراغت کا وقت میسر ہو تو اسے غنیمت جانتے ہوئے نمازوں کی قضا کرتا رہے یہاں تک کہ وہ مکمل ہو جائیں کہ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ لہذا اگر کوئی شخص بلا وجہ قضا نمازوں کی ادائیگی میں تاخیر کرے، خاص طور پر فرصت کا وقت میسر ہونے کے باوجود سُستی کا مظاہرہ کرے، تو ظاہر ہے کہ یہ بلا عذر تاخیر کرنا ہوگا جو کہ جائز نہیں اور وہ گنہگار بھی ہوگا۔ البتہ بال بچوں کی پرورش، اپنی ضروریات کی فراہمی اور کام کاج کی مصروفیات کے سبب تاخیر جائز ہے اور اس کے سبب گناہ نہیں ہوتا۔

قضا نمازوں کی ادائیگی فوری واجب ہے، بلا عذر شرعی تاخیر جائز نہیں۔ ہاں بال بچوں کی پرورش اور حاجات زندگی میں مصروفیت کے سبب تاخیر جائز ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(ویجوز تأخیر الفوائت) وان وجبت علی الفور (لعذر السعی علی العیال وفي الحوائج علی الأصح)“ ترجمہ: قضا نمازوں کی ادائیگی اگرچہ فوری طور پر کرنا واجب ہے، لیکن بال بچوں کی پرورش اور حاجات زندگی میں کوشش کے عذر کے سبب اصح قول کے مطابق تاخیر جائز ہے۔

اس کے تحت حاشیہ ابن عابدین میں ہے: ”قوله: (لعذر السعي) الإضافة للبيان طأي فيسعي ويقضي ما قدر بعد فراغه ثم وثم إلى أن تتم. قوله: (وفى الحوائج) أي ما يحتاجه لنفسه من جلب نفع ودفع ضره“ ترجمہ: اور ماتن کا قول (کہ کوشش کے عذر کی وجہ سے) یہ اضافت بیان یہ ہے یعنی وہ (بال بچوں اور حاجات زندگی میں) کوشش کرے، اور فارغ ہو کر جتنی نمازیں پڑھ سکتا ہو پڑھے، پھر آہستہ آہستہ پوری کرتا جائے یہاں تک کہ سب قضا نمازیں ادا ہو جائیں۔ اور ماتن کا قول (کہ حاجات زندگی میں) یعنی وہ چیز جس کی انسان کو نفع حاصل کرنے یا نقصان کو دور کرنے کی اپنی ذات کے لیے ضرورت ہو (اس کی وجہ سے تاخیر جائز ہے۔) (تنویر الابصار مع در مختار و رد المحتار، جلد 2، صفحہ 646، دار المعرفہ، بیروت) متن کی عبارت ”علی العیال“ کے تحت حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار میں ہے: ”اعم من الزوجة والولد، وإذا ظفر بفرصة يقضي، وينبغي ان لا يهمل“ ترجمہ: (عیال کا لفظ) بیوی اور اولاد دونوں کو شامل ہے، اور جب اسے فرصت ملے تو قضا نماز ادا کرے، اور چاہئے کہ اُسے نظر انداز نہ کرے۔ (حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار، جلد 2، صفحہ 492، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اگرچہ ان کا پڑھنا جلد سے جلد واجب ہے مگر بال بچوں کی خورد و نوش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے تو کاروبار بھی کرے اور جو وقت فرصت کا ملے اس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں“۔ (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 706، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FAM-838

تاریخ اجراء: 02 صفر المظفر 1447ھ / 28 جولائی 2025ء



Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net